سوال

قبروں کوپختہ بنانے اوران پرتعمیرات کرنے کے بارے میں ایک شبہ اوراسکارد

جواب

الحمدللہ

اول :

سوال نمبر : (150265) میں بریلوی فرقہ کے بارے میں معلومات بیان کی جاچکی ہیں، کہ یہ فرقہ غالی صوفی فرقہ ہے، اورانکی دعوت کے بنیادی اصول نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت، و نیک لوگوں کی شان میں غلو پر مبنی ہیں، یہ لوگ اہل سنت سے دشمنی رکھتے ہیں، اور لوگوں کو جہاد فی سبیل اللہ سے روکتے ہیں۔

دوم :

اسی طرح سوال نمبر : (130919) اور سوال نمبر : (185266) میں گزرچکا ہے کہ قبروں پر تعمیراتی کام حرام ہے؛ کیونکہ یہ شرک کا ذریعہ ہے، اور ایسے ہی یہ عمل قبروں کے بارے میں سنت سے ثابت شدہ احکامات میں خودساختہ اضافہ ہے۔

سوم :

ابوزید عمر بن شبہ نمیری رحمہ اللہ "تاریخ المدینۃ" (120/1) میں کہتے ہیں :
"ہمیں محمد بن یحیی نے بیان کیا کہ انہیں عبد العزیز بن عمران نے خبر دی کہ اُنہیں یزید بن سائب نے بتلایا، وہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے دادا نے خبر دی کہ : "جب عقیل بن ابی طالب رحمہ اللہ نےاپنے گھر میں کنواں کھودنے کیلئے کھدائی کی تو انہیں اس دوران ایک پتھر ملا جس پر "ام حبیبہ بنت صخر بن حرب کی قبر" کندہ تھا، تو عقیل نے اس کنویں کو بند کر دیا، اوراس پر ایک کمرہ بنا دیا" یزید بن سائب کہتے ہیں کہ میں اس کمرے میں داخل بھی ہوا ہوں اوراس قبر کو بھی دیکھا ہے۔

اسکی سند انتہائی بوسیدہ ہے، اسکی تفصیل یہ ہے :

عبد العزیز بن عمران : یہ الزہری المدنی الأعرج ہے، جو کہ "ابن ابی ثابت" کی کنیت سے معروف ہے، اسکا حکم یہ ہے کہ یہ "متروک الحدیث" ہے، یعنی اسکی احادیث متروک ہیں

-

-چنانچہ یحیی بن معین رحمہ اللہ کہتے ہیں :
"لیس بثقۃ، إنما کان صاحب شعر" یہ ثقہ نہیں ہے، یہ تو ایک شاعر تھا۔
اسی طرح انکا کہنا ہے کہ : "کان یشتم الناس ویطعن فی أحسابھم، لیس حدیثہ بشیء" یہ لوگوں کو گالیاں بکتا تھا، اورانکے حسب نسب میں کیڑے نکالتا تھا، اسکی احادیث کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔
-امام بخاری رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ : "منکر الحدیث لایکتب حدیثہ" یہ منکر الحدیث ہے، اسکی احادیث نہ لکھی جائیں۔
-امام نسائی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ : "متروک الحدیث، وقال مرۃ لایکتب حدیثہ" اسکی احادیث متروک ہیں، اور ایک بار یہ بھی کہا کہ : اسکی احادیث نہ لکھی جائیں۔

-امام ابن حبان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ : "يروي المناكير عن المشاهير" مشہور راویوں سے منکر روایات بیان کرتا ہے۔
-امام أبو حاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ : "ضعيف الحديث منكر الحديث جدا" اسکی احادیث سخت ضعیف اور منکر ہیں۔
-امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ : "امتنع أبو زرعة من قراءة حديثه وترك الرواية عنه" امام ابوزرعہ رحمہ اللہ نے اسکی احادیث پڑھنا ہی چھوڑ دی تھیں، اور اس کی روایات آگے بیان نہیں کرتے تھے۔
-امام ترمذی اور دارقطنی رحمہما اللہ کہتے ہیں کہ : یہ راوی ضعیف ہے۔

"تهذيب التهذيب" (312/6)

بلکہ عمر بن شبہ خود ہی جنہوں نے اسکی یہ روایت پیش کی ہے وہ کہتے ہیں :
"عبد العزیز اپنی احادیث میں بہت زیادہ غلطیاں کرتے تھے؛ کیونکہ انہوں نے اپنی کتابوں کو آگ لگا دی تھی، تو پھر وہ اپنے حافظے سے حدیثیں بیان کرتے تھے" انتہی
"تاريخ المدينة" (123/1)

چنانچہ جس راوی کی یہ حالت ہو تو مسلمانوں کے عقائد کی مخالفت میں اسکی روایت کو حجت کیسے مانا جاسکتا ہے؟ حالانکہ سلف صالحین نے کبھی بھی قبروں کو پختہ نہیں بنایا، بلکہ اس کام سے منع کرتے آئے ہیں، بقیع میں آپ دیکھ لیں کہ بڑے بڑے صحابہ کرام کی قبریں ہیں، ان پر کسی قسم کی کوئی عمارت نہیں ہے، اور نہ ہی یہ قبریں پختہ ہیں۔

یقینی بات ہے کہ اس قسم کی روایات کو قابل حجت دو قسم کے لوگ ہی بنا سکتے ہیں :
-یا تو وہ اس علم سے جاہل ہو گا کہ کن روایات کو حجت بنایا جاسکتا ہے، اور کن روایات کو حجت نہیں بنایا جاسکتا۔
-یا پھر خواہش پرست؛ چنانچہ جو اپنی سوچ اور فکر کے موافق ہو اسے بیان کر دیا جاتا ہے جھوٹ ہو یا سچ، اور جو اپنی سوچ اور فکر کے مخالف ہو اسے رد کر دیا جاتا ہے صحیح بخاری و مسلم ہی میں کیوں نہ ہو۔

واللہ اعلم